www.emarsiya.com

مرثیہ

کس عمر میں علی النقی بے پدر ہوئے
بچپن میں دل پہ چوٹ لگی نوحہ گر ہوئے
یثرب میں جانشینِ شہ بحر و بر ہوئے
یہ وارثِ بضاعتِ خیر البشر ہوئے

علم و عمل کو مان لیا شیخ و شاب نے
کیا کمسنی میں پائی بزرگی جناب نے

چرخِ نہم امامِ دہم کا مقام ہے
پشت و پناہ عرشِ بریں اُن کا نام ہے
ہر چار سمت مدح و ثنائے امام ہے
تسبیح شش جہت کی درود و سلام ہے

ناری ہے جو کہے کہ یہ نورِ خدا نہیں
انوارِ خمسۂ نجبا سے جدا نہیں

اے دورِ چرخ راہ یہ کیسا ہے انتظام
خاموش کیوں رہوں کہ شکایت کا ہے مقام
رہنے نہ پائے چین سے اس طرح کا امام
قائم مقام اس کے ہوئے دشمنِ امام

فرزند پہ رسول کے اُمت جفا کرے
پرساں نہ جب کوئی ہو تو مظلوم کیا کرے

تیار قتل پہ متوکل رہا مدام
مجبور رہ گیا وہ عدوئے شہ امام
پہنچا سفر میں چھوڑ کے یہ کارِ ناتمام
قائم مقام اس کے ہوئے دشمنِ امام

فرصت ملی نہ دلبرِ شیرِ اِلہٰ کو
تدبیر معتمد سے ملا زہر شاہ کو

www.emarsiya.com

وہ خلق کا مسیح ہوا صاحبِ فراش
بے حس تھا جسم فرش پہ گویا پڑی تھی لاش
کنجِ لحد کی گوشہ نشیں کو ہوئی تلاش
سوراخ دل میں تھے تو کلیجہ تھا پاش پاش
آتے تھے حال دیکھنے باشندے شہر کے
پوتا رضا کا مرتا تھا صدمے سے زہر کے

راوی بہت سے ہاشمی اس کے ہیں لا کلام
جن میں ہے ایک کا حسن ابنِ حسین نام
آیا جو روزِ رحلتِ شاہِ فلک مقام
صحنِ مکاں میں فرش پہ تھے جلوہ گر امام
مجمع بہت تھا سیدِ ذی جاہ کے قریب
مردم تھے جمع یک صد و پنجاہ کے قریب

ناگاہ عسکریؑ نظر آئے ہمیں اداس
داخل ہوئے مکاں میں میاں چہرے سے تھی یاس
پابندِ حزن چاک گریباں و بے حواس
ونی طرف کھڑے ہوئے آکر پدر کے پاس
کس حال میں ہیں کون یہ ہیں جانتے نہ تھے
غمخوار انجمن انہیں پہچانتے نہ تھے

نورِ نظر کو دیکھ کے حضرت نے یہ کہا
کر شکرِ کردگار کا اے میرے مہ لقا
حادث اک امر تیرے لئے حق نے ہے کیا
رونے لگا یہ سنتے ہی وہ راضیٔ رضا
بولا کہ شکر مرحمتِ ذوالجلال ہے
دے اپنی نعمتیں یہ خدا سے سوال ہے

www.emarsiya.com

پوچھا کسی نے تب ہوا معلوم سب کو حال
یہ ہیں حسن جنابِ علی النقیؑ کے لال
ظاہر ہوا جو عمر کی جانب کیا خیال
ہوگا قریب بیس برس کے یہ خوش جمال

سمجھے اشارہ ہم یہ کلامِ امام کا
ہے جانشیں یہی شہِ عالی مقام کا

روتا رہا وصیِ شہنشاہِ بحر و بر
ساعت وہ آئی سر سے اٹھا سایۂ پدر
سامرے سے جناں کی طرف ہو گیا سفر
ہے بے چھٹا مسافرِ یثرب سے یہ بھی گھر

غل پڑ گیا وفاتِ غریب الوطن ہوئی
سامان غسل کا ہوا فکرِ کفن ہوئی

مرثیہ

اے چرخ تیرے ظلم کی کچھ انتہا نہیں
یہ سچ ہے کی کسی سے بھی تو نے وفا نہیں
لیکن بتا دے کیا تجھے خوفِ خدا نہیں
یا فاطمہؑ سے بھی تجھے شرم و حیا نہیں

زہرا کی قبر بغضیوں نے حیف ڈھا دیا
سچ تو یہ ہے کہ کعبۂ ایماں گرا دیا

کعبہ کو ڈھایا مرقدِ زہراؑ جو ڈھا دیا
کعبہ نہیں تھا عرشِ خدا تھا گرا دیا
یہ ظلم وہ ہے جس کی نہیں کوئی انتہا
پروردگار عصمتِ زہراؑ کا واسطہ

نازل بلا ہو اُن پہ کوئی آسمان سے
جلدی مٹا دے بغضیوں کو تو جہان سے